تاریخ ادبِ اردو کی کتابیں

جنگِ عظیم کے بعد

از جناب سید نصیر الدین صاحب ہاشمی حیدر آباد دکن

دنیا کی تاریخ میں گذشتہ جنگِ عظیم (سنہ ۱۹۱۴ء) بھی ایک خاص حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد تمدن، تہذیب، معاشرت و اخلاق اور ادب ہر ایک چیز میں فرق ہوگیا، گویا جنگ ایک حدِ فاصل کی صورت رکھتی ہے۔ اس جنگ کا اثر ہندوستان پر بھی ہوا، لیکن یورپ کے بہ نسبت کمتر، اس موقع پر ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے کہ ان مختلف اثرات اور تغیرات کو بیان کیا جائے جو ہندوستان میں رونما ہوئے، بلکہ یہاں ہم صرف ادب یا لٹریچر کی ایک شاخ کا تذکرہ کریں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ لکچرار پنجاب یونیورسٹی نے اپنی کتاب موسومہ "اردو ادب جنگِ عظیم کے بعد" میں یہ بالکل درست لکھا ہے کہ:۔

> "اس دور کا یہ ایک روشن پہلو ہے کہ اس میں زبان اردو کی ابتداء اور تاریخ کے متعلق خاص توجہ کی گئی، جنگ سے پہلے اس معاملہ میں ہمارا کل سرمایہ "آب حیات" آزاد یا چند متفرق رسلے تھے لیکن سنہ ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۹۳۰ء کے درمیان یہ کمی کسی حد تک پوری ہوگئی۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس عنوان کے تحت تاریخ کے ساتھ تنقید ادب کو بھی شامل کر کے چھوٹی سائز کے چار صفحوں میں روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اس وقت تک صرف "تاریخ ادب اردو" کا جو ذخیرہ فراہم ہوگیا ہے اس کے لحاظ سے ضرورت ہے کہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی جائے۔ یہاں ہمارا یہی مقصود ہے

جو امید ہے کہ موجبِ دلچسپی ہوگا۔

تاریخ زبانِ اردو کے متعلق فارسی میں انشاء، نساخ وغیرہ نے اپنی کتابوں میں مجمل طور پر کچھ صراحت فرمائی ہے۔ اس کے قطع نظر اردو زبان میں جو ذخیرہ دستیاب ہوتا ہے اس میں سب سے پہلے باقر آگاہ متوفی ۱۲۲۰ھ کا نام پیش کرنا چاہیے جنھوں نے اپنی کتاب گلزار عشق اور اپنے دیوان کے دیباچہ میں اس عنوان پر توجہ کی ہے اور چند صفحوں میں اردو زبان کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یہ اس لحاظ سے قابلِ قدر ہے کہ اس قسم کی پہلی کوشش اردو زبان میں کی گئی ہے اس کے بعد بعض تذکروں وغیرہ میں اس عنوان پر کچھ مواد ملتا ہے البتہ انگریزی زبان میں کسی قدر وضاحت سے ذخیرہ بہم دستیاب ہوتا ہے۔

سب سے پہلی کتاب جو "تاریخ ادب اردو" کے موضوع پر پیش کی جاسکتی ہے وہ شمس العلماء مولانا آزاد مرحوم کی "آبِ حیات" ہے جو ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ بعض اربابِ قلم اس کو نقش بر آب تصور کرتے ہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ آزاد نے اس وقت کے معلومات کے لحاظ سے جو آبحیات تیار کیا تھا وہ اب تک حیات بخش ہے۔ مرحوم آزاد کے بعد بابو جرنجی لعل نے "اردو زبان کی تاریخ" کے نام سے ایک کتاب ۱۸۸۴ء میں شائع فرمائی۔ ان کے بعد ۱۹۱۰ء میں حکیم شمس اللہ قادری نے رسالہ "العصر" الہ آباد میں "اردوئے قدیم" کے عنوان پر ایک مختصر مضمون شائع فرمایا تھا۔ اور پھر نواب نصیر حسین خاں خیال مرحوم کا خطبۂ صدارت "داستان اردو" کے نام سے اسی رسالہ میں شائع ہوا۔ اس دور کی آخری کڑی حکیم عبدالحی کی "گلِ رعنا" ہے جو آزاد کی آب حیات کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ جنگِ عظیم کے پہلے کا سرمایہ بس اسی قدر ہے جو اس عنوان پر اردو میں بہم دستیاب ہو سکتا ہے۔

۱۹۱۴ء کے بعد جو کتابیں اس عنوان پر شائع ہوئی ہیں ان کو چار اقسام پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف) وہ کتابیں جو کسی خاص صوبہ یا خاص حد تک نظم و نثر دونوں کی تاریخ پر مشتمل ہیں مثلاً "دکن میں اردو" "پنجاب میں اردو" "مغل اور اردو" "مدراس میں اردو" وغیرہ۔

(ب) دوسری وہ کتابیں ہیں جو صرف تاریخ نظم کے متعلق لکھی گئی ہیں مثلاً شعر الہند، جدید اردو شاعری تاریخ مثنویات اردو" وغیرہ۔

(ج) تیسری قسم کی کتابیں وہ ہیں جو صرف نثر اردو سے متعلق ہیں مثلاً سیر المصنفین، تاریخ نثر اردو، داستان تاریخ اردو، وغیرہ۔

(د) چوتھی وہ ہیں جو اردو زبان کی پوری تاریخ پر حاوی ہیں مثلاً رام بابو سکسینہ اور ڈاکٹر بیلی کی اردو لٹریچر جو انگریزی میں ہیں اور پھر اول الذکر کا ترجمہ جو بجائے خود ایک تصنیف ہے یعنی مرزا محمد عسکری کی مرتبہ "تاریخ ادب اردو" وغیرہ

اولاً ہم ایک فہرست پیش کرتے ہیں جس میں اس عنوان کی کتابوں کا سنہ اشاعت کے لحاظ سے تذکرہ کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سنہ اشاعت	کیفیت
۱	دکن میں اردو	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۲۴ء	
۲	سیر المصنفین دو جلد	محمد یحییٰ صاحب تنہا	۱۹۲۴ء	
۳	اردوئے قدیم	شمس اللہ قادری	۱۹۲۵ء	
۴	ہماری شاعری	سید مسعود الحسن رضوی	۱۹۲۶ء	
۵	شعر الہند دو جلد	عبد السلام صاحب ندوی	۱۹۲۶ء	
۶	ہسٹری آف اردو لٹریچر	رام بابو سکسینہ	۱۹۲۷ء	
۷	ارباب نثر اردو	سید محمد	۱۹۲۷ء	
۸	پنجاب میں اردو	حافظ محمود شیرانی	؟	
۹	اردو زبان اور ادب	سید ضامن علی	۱۹۲۷ء	
۱۰	جواہرات نثر اردو	مخمور	۱۹۲۸ء	

۱۱	اردو شہ پارے	ڈاکٹر سید محی الدین زور	۱۹۲۹ء
۱۲	تاریخ نثر اردو	سید علی احسن مارہروی	۱۹۳۰ء
۱۳	تاریخ ادب اردو دو جلد	مرزا محمد عسکری	۱۹۳۱ء
۱۴	ہندوستانی لسانیات	ڈاکٹر سید محی الدین زور	۱۹۳۲ء
۱۵	اے ہسٹری آف اردو لٹریچر	ڈاکٹر گراہم بیلی	۱۹۳۲ء
۱۶	یورپ میں دکھنی مخطوطات	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۳۲ء
۱۷	اردو شاعری	امیر احمد علوی	؟
۱۸	جدید اردو شاعری	عبد القادر سروری	۱۹۳۲ء
۱۹	تاریخ نظم ونثر اردو	آغا محمد باقر	۱۹۳۳ء
۲۰	مغل اور اردو	نصیر حسین خاں خیال	۱۹۳۳ء
۲۱	اردو کی ابتدائی نشو ونما میں صوفیائے کرام کا کام	ڈاکٹر مولانا عبد الحق	۱۹۳۳ء
۲۲	عہد عثمانی میں اردو کی ترقی	ڈاکٹر سید محی الدین زور	۱۹۳۴ء
۲۳	اردو میں ڈرامانگاری	سید بادشاہ حسن	۱۹۳۵ء
۲۴	خطبات گارساں دتاسی	ڈاکٹر یوسف حسین خاں وغیرہ	۱۹۳۵ء
۲۵	مختصر تاریخ ادب اردو	سید اعجاز حسین	۱۹۳۵ء
۲۶	مثنویات	محمد امیر احمد علوی	۱۹۳۶ء
۲۷	مدراس میں اردو	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۳۸ء
۲۸	تاریخ مثنویات اردو	حافظ جلال الدین احمد	
۲۹	تاریخ قصائد اردو	"	

۳۰	مغربی تصانیف کے اردو تراجم	میر حسن	۱۹۳۹ء
۳۱	مقالاتِ ہاشمی	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۳۹ء
۳۲	نقوشِ سلیمانی	سید سلیمان ندوی	۱۹۳۹ء
۳۳	خواتینِ دکن کی اردو خدمات	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۴۰ء
۳۴	نظمِ اردو	حکیم ابو العلا ناطق	۱۹۴۰ء
۳۵	تاریخ ادب اردو	سید محمد	۱۹۴۰ء
۳۶	اردو شاعری پر ایک نظر	کلیم الدین احمد	۱۹۴۰ء
۳۷	اردو مثنوی کا ارتقاء	عبد القادر سروری	۱۹۴۰ء
۳۸	کاروانِ ادب	ڈاکٹر عبد الوحید	۱۹۴۱ء
۳۹	داستان تاریخ اردو	حامد حسین قادری	۱۹۴۱ء

اس فہرست میں ہم نے شعرا کے تذکروں کو شامل نہیں کیا ہے۔ ۱۹۱۲ء کے بعد جدید اور قدیم تذکرے بھی کئی ایک شائع ہوئے ہیں۔

اس موقع پر یہ مناسب تھا کہ ہر ایک کتاب کے متعلق مختصر نوٹ بھی تعارف کے لئے قلمبند کیا جاتا۔ لیکن اس میں مضمون کے طوالت کا خوف ہے۔ اس لئے جو کتابیں کسی نہ کسی وجہ سے کوئی مخصوص حیثیت رکھتی ہیں ان کے متعلق کسی قدر وضاحت کردی جاتی ہے۔

(۱) دکن میں اردو ۔ راقم الحروف کی یہ کتاب اس موضوع کی پہلی کتاب ہے۔ کیونکہ آبحیات اور گلِ رعنا صرف نظم کی حد تک محدود ہیں۔ نثر کا تذکرہ ان میں نہیں ہے۔ دکن میں اردو کی اشاعت کے بعد ہی دیگر اصحابِ فکر کو اس موضوع پر قلم اٹھانے کا شوق دامنگیر ہوا۔ خصوصیت سے "پنجاب میں اردو" تو نام کے لحاظ سے بھی "دکن میں اردو" کے نقش پر مرتب ہوئی ہے۔

"دکن میں اردو" میں اس امر کا دعویٰ نہیں کیا گیا ہے کہ اردو دکن میں پیدا ہوئی ہے بلکہ دکن میں اردو کی ابتدا اور اس کے ارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کا پہلا اڈیشن ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا تھا۔ اور تیسرا اڈیشن ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔ اگر دونوں کا مقابلہ کیا جائے تو تیسرا اڈیشن بالکل جدید تالیف کی حیثیت رکھتا ہے۔ "دکن میں اردو" کے نقش پر "پنجاب میں اردو" مرتب ہونے کا ثبوت ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کے حسب ذیل الفاظ سے مل سکتا ہے۔

> "دکن میں اردو نہایت مفید کتاب ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اردو لٹریچر کی تاریخ کے لئے جسقدر مسالہ ممکن ہے جمع کرنا ضروری ہے۔ غالباً پنجاب میں بھی کچھ پرانا مسالہ موجود ہے۔ اگر اس کے جمع کرنے میں کسی کو کامیابی ہوگی تو مورخ اردو کے لئے نئے سوالات پیدا ہوں گے"

اسی موضوع پر راقم کی دوسری کتابیں سلسلہ نمبر ۱۶ و ۲۷ و ۲۱ و ۳۳ ہیں۔

(۲) سیر المصنفین ۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب تنہا کی یہ دلچسپ تصنیف ہے۔ اس کے پہلے کوئی کتاب نثر اردو کے متعلق مرتب ہی نہیں ہوئی تھی۔ اردو شاعروں کے متعلق آبحیات اور گل رعنا کے علاوہ کئی تذکرے بھی تھے۔ لیکن نثاروں کے حالات میں کوئی کتاب بلکہ کوئی مضمون بھی نہیں تھا۔ مولانا تنہا وہ پہلے مصنف ہیں جنھوں نے اس کمی کو محسوس کرکے قلم اٹھایا اور بڑی حد تک اس کمی کو دور کردیا۔ اس کتاب میں وہ مجلس فضلی سے لیکر زمانۂ حال کے مصنفین کے حالات اور نمونۂ نثر کو پیش کردیا گیا ہے۔ البتہ دکھنی نثاروں کا تذکرہ اس کے اوراق میں نہیں ملتا۔ اس کے قطع نظر مولانا تنہا نے جسقدر کثیر ذخیرہ فراہم کردیا ہے وہ مورخ تاریخ ادب کیلئے بیش قیمت اور قابل قدر ہے۔

(۳) شعر الہند ۔ یہ کتاب مولانا عبدالسلام ندوی کے قلم کی رہین منت ہے۔ لائق مصنف نے اپنے استاد مولانا شبلی مرحوم کے نقشِ قدم پر شعر العجم کی پیروی میں شعر الہند قلمبند فرمائی ہے[1]۔ اس میں تفصیل کے ساتھ اردو شاعری کے اقسام اور موضوع وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب سے واضح ہوسکتا ہے کہ اردو شاعری

---

[1] لیکن جائے استاد خالیست کی مثل پھر بھی صادق آتی ہے۔ (برہان)

لکھنؤ اور دہلی اور رام پور میں کس شاہ راہ پر سے گذری اور اس میں کیا کیا تغیرات ہوئے۔ لیکن شعر الہند کا ایک نقص یہ ہے کہ اس میں ابتدائی دکنی شاعری کے متعلق اور دکن میں اردو کی جو کچھ ترقی ہوئی اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اس لئے ایک بڑی خامی رہ گئی ہے۔

(۴) ہسٹری آف اردو لٹریچر اور تاریخ ادبِ اردو۔ اردو نظم و نثر کے متعلق پہلی محققانہ کتاب جس میں شمال سے لیکر جنوب کی اردو تک کا حال نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ مسٹر رام بابو سکسینہ نے اس کو بہ زبانِ انگریزی لکھا ہے۔

مسٹر رام بابو کی کتاب چونکہ انگریزی میں ہے۔ اس لئے نظم و نثر کا نمونہ نہیں ہے اس لئے اس خامی کو مرزا محمد عسکری صاحب نے اس کے ترجمہ میں جو تاریخ ادب اردو کے نام سے شائع فرمایا ہے رفع کر دیا ہے حق یہ ہے یہ دونوں کتابیں تاریخ ادبِ اردو کے لئے نہایت مفید اور کار آمد ہیں۔ اردو نظم و نثر کے متعلق جسقدر شرح و بسط کے ساتھ اس میں ذخیرہ فراہم کر دیا گیا ہے اس کے لحاظ سے پھر کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(۵) "پنجاب میں اردو" حافظ محمود شیرانی کی یہ قابل قدر کتاب ہے۔ موصوف نے اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ اردو زبان کا مولد احاطۂ پنجاب ہے اس میں شک نہیں کہ حافظ صاحب نے تاریخی دلائل اور لسانی خصوصیات و شواہد سے جو ثبوت پیش کیا ہے۔ اس سے انکار کرنے کا بہت کم موقع مل سکتا ہے۔

(۶) مغل اور اردو۔ یہ کتاب نواب خیال مرحوم کے خامۂ رنگین کی یادگار ہے۔ مرحوم نے اردو کانفرنس میں جو خطبہ داستان اردو کے نام سے سنایا تھا۔ یہ کتاب اسی خطبہ کا ایک جز ہے۔ جس کو اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ نواب صاحب نے زبانی روایات کو جس طرح تاریخی شواہد کے خلاف پیش فرمایا ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کو "داستان" ہی کا لقب دیا جا سکتا ہے جس میں صدق و کذب کی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔

(۷) اردو کی ابتدا میں صوفیائے کرام کا کام۔ ڈاکٹر عبدالحق کے قلمِ گوہر بار کی یہ کتاب رہینِ منت ہے

ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب سے اس امر کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب تاریخ ادب اردو قلمبند فرمائینگے تو وہ کس طرح ہمہ گیر اور جامع ہوگی۔ اگرچہ اس کے متعلق ایک عرصہ قبل ڈاکٹر صاحب نے اعلان فرمایا تھا۔ لیکن ہنوز وہ مرتب نہیں ہوئی خدا کرے جلد اس کا وقت آجائے۔

(۸) اے ہسٹری آف اردو لٹریچر۔ یہ انگریزی کتاب ڈاکٹر گراہم بیلی پروفیسر اردو لندن یونیورسٹی کی تصنیف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اردو نظم و نثر کی تاریخ کے متعلق یہ نہایت عمدہ کتاب پیش کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اردو زبان کی یہ محققانہ لیکن مختصر تاریخ مرتب کردی ہے بلکہ اس کے علاوہ اس سلسلہ میں جو کتابیں معتبر اور قابل قدر ہیں ان کی بھی وضاحت کردی ہے۔

افسوس ہے کہ اس کا اردو ترجمہ اب تک کسی نے شائع نہیں کیا۔ اگر رام بابو سکسینہ کی کتاب کی طرح اس کا ترجمہ ہوجائے تو اردو کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

(۹) خطبات گارساں دتاسی، اس عنوان میں دتاسی کی اس کتاب کا تذکرہ نہایت ضروری ہے۔ فرانس کے اردو دوست محقق نے جس محنت کے ساتھ اپنے زمانہ میں اردو کی ترقی کا حال قلمبند فرمایا ہے وہ ہر اردو داں کی جانب سے قابل صد شکریہ ہے۔ گارساں دتاسی کا یہ احسان اردو زبان کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائیگا۔ انجمن ترقی اردو نے جس طرح ان خطبات کو فرانسیسی سے اردو کا جامہ پہنا کر اردو داں کیلئے عام کردیا ہے وہ بھی فراموش نہیں ہوسکتا۔ انجمن کا یہ کارنامہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔

(۱۰) نقوش سلیمانی۔ یہ کتاب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے خطبات اور مقالات اور مقدمات کا مجموعہ ہے۔ جو مولانا نے اردو زبان کی ابتدا اور اس کے ارتقاء وغیرہ کے متعلق قلمبند فرمائے ہیں۔ مولانا نے اپنی مقالات اور خطبات کے ذریعہ جو خدمت اردو زبان کی فرمائی ہے وہ ضخیم کتابوں سے زیادہ قابلِ قدر ہے۔ مولانا نے اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ اردو کی ابتدا "سندھ" سے ہوئی ہے۔ آپ کا یہ نظریہ اہل ذوق و فکر کے نزدیک تحقیق کے لئے ایک جدید نظریہ ہے۔ جس پر غور و خوض کے لئے وسیع میدان ہے۔

(۱۱) نظم اردو ۔ یہ کتاب نظم میں حکیم ناطق صاحب لکھنوی نے مرتب فرمائی ہے۔ جس محنت و کاوش سے حکیم صاحب نے تاریخ اردو کو نظم میں قلمبند فرمایا ہے۔ وہ ان کا حصہ ہے۔ نظم کے ساتھ ساتھ نثر میں بطور نوٹ کے بھی صراحت فرمادی گئی ہے۔ اس لئے ایک دلچسپ مواد ہوگیا ہے۔ لیکن اپنے ماخذوں کا حوالہ نہ دینا ایک بڑی فروگذاشت ہے۔

(۱۲) داستان تاریخ اردو ۔ یہ اردو نثر کی تاریخ ہے۔ اس سے پہلے تنہا کی سیر المصنفین اور تاریخ نثر اردو مصنفہ احسن مارہروی شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ان کے باوجود ایک جامع تاریخ نثر اردو کی ضرورت تھی۔ جس میں جنوب اور شمال کے نثر نگاروں کا تذکرہ ہوتا۔ اس ضرورت کو حامد حسین صاحب قادری کی یہ داستان تاریخ اردو پورا کرتی ہے۔ اگرچہ لفظ داستان ایک تاریخ کے لئے کسی قدر مشتبہ ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ در حقیقت داستان نہیں بلکہ ایک محققانہ تاریخ ہے۔ جس میں نہایت دیانت کے ساتھ شمال اور جنوب کی کوششوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لیکن عصر حاضر کے نثاروں کے متعلق اس میں کوئی صراحت نہیں ہے۔ جس کے باعث ایک کمی رہ گئی ہے جو آئندہ پوری ہوسکتی ہے۔

دوسری کتابوں کے متعلق یہاں صراحت کرنا موجب طوالت ہے اس لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بہرحال یہ کہا جاسکتا ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے باعث ہندوستان میں ادب اور زندگی کی تحریک پھیلی اور یورپ کے اصحاب فکر کی پیروی میں اس امر پر زور دیا جانے لگا کہ ادب کا تعلق زندگی کے ساتھ گہرا ہے اور اسی نظریہ کے تحت تصانیف بھی ہونے لگیں۔

تاریخ ادب کا مرتب ہونا بھی مغربی مصنفین کی پیروی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ ادب اردو کے متعلق جو ذخیرہ اس وقت فراہم ہوگیا ہے وہ ایک باقاعدہ زبان کی ضروریات کا موجب ہے۔ اور اب کسی کو اس امر کے گلہ کا موقع نہیں رہتا کہ اردو میں تاریخ ادب کے متعلق کوئی تحقیقی مواد نہیں ہے۔